Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ، ۸ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش، ۸ فروری ۱۹۷۲ء | نمبر ۳۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچّا مذہب وُہی ہے جو زندہ نشانوں کے ذریعے یقین کی راہ دکھاتا ہے

گناہوں سے پاک ہونا اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کرنا بجز یقین کے ممکن نہیں ہے

"دنیا میں سچّا مذہب وُہی ہے جو بذریعہ زندہ نشانوں کے یقین کی راہ دکھاتا ہے۔ باقی لوگ اسی زندگی میں دوزخ میں گرے ہوئے ہیں۔ بھلا بتلاؤ کہ ظنّ بھی کچھ چیز ہے جس کے دُوسرے لفظوں میں یہ معنے ہیں کہ شاید یہ بات صحیح ہے یا غلط۔ یاد رکھو گناہ سے پاک ہونا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ فرشتوں کی سی زندگی بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ دُنیا کی بے جا عیاشیوں کو ترک کرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لینا اور خُدا کی طرف ایک خارق عادت کشش سے کھینچے جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ زمین کو چھوڑنا اور آسمان پر چڑھ جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ خُدا سے پُورے طور پر ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا اور اپنے عمل کو ریاکاری کی ملونی سے پاک کر دینا۔ بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایسا ہی دُنیا کی دولت اور حشمت اور اُس کی کیمیا پر لعنت بھیجنا اور بادشاہوں کے قرب سے بے پرواہ ہو جانا اور صرف خدا کو اپنا ایک خزانہ سمجھنا بجز یقین کے ہرگز ممکن نہیں۔۔۔۔ ظلماتِ شک سے نورِ یقین کی طرف تم کیونکر پہنچ سکتے ہو۔ یقین کا ذریعہ تو خُدا کا کلام ہے جو یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ کا مصداق ہے۔۔۔۔

یُوں تو برہمو بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ایک خُدا کے قائل ہیں مگر خدا کا قائل وُہی ہے جس کی یقین کی آنکھیں کھُل گئی ہیں اور وُہی گُناہ سے بچ سکتا ہے کہ جو یقین کی آنکھ سے خُدا کو دیکھتا ہے۔ باقی سب قصّے جھوٹے ہیں۔"

(نزول المسیح صفحہ ۹۱ تا ۹۳)

اخبارِ احمدیّہ

ربوہ ۷ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۶ تبلیغ کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دُعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لمحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین ——— حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طبیعت پہلے کی نسبت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے البتہ کمزوری ابھی باقی ہے۔ احباب کرام کامل شفایابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

ربوہ ۷ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اب بہتر ہے۔

احباب جماعت توجہ کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

درخواستِ دُعا

اسلام آباد سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک امیر جماعتِ احمدیہ اسلام آباد پر پھر دل کے عارضہ کا حملہ ہوا ہے۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

پیشگوئی مُصلح موعود کی یاد میں جلسے

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسبِ سابق ۲۰ فروری کو پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں جلسے کئے جائیں۔ اُمراء اور صدر صاحبان ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس اہم پیشگوئی کے شایانِ شان جلسے ہوں۔ رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

جماعتِ احمدیّہ کی عظیم ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کے عالمگیر غلبہ کی جو بشارت دی گئی تھی۔ اس کا تعلق آپ کے عظیم رُوحانی فرزند حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ تھا۔ جس کے ذریعے اسلام کی نشأۃ ثانیہ مقدر تھی۔ اس لحاظ سے جماعتِ احمدیہ پر عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی قربانیوں کو پیش کر کے غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر کرنے کی کوشش کرے۔"

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کے پیشِ نظر تحریک جدید کے مالی جہاد میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لیں تاکہ غلبۂ اسلام کے دن کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کونی اور شرعی اوامر اور انکا باہمی تعلق

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں اپنے صاحبِ امر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (یٰس آیات ۸۳ و ۸۴)

یعنی اللہ تعالیٰ کے صاحبِ امر ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ جب کبھی وہ ارادہ کرتا ہے کہ فلاں چیز ہو جائے تو وہ اس کے بارہ میں کہہ دیتا ہے کہ اس طرح ہو جائے اور وہ اُسی طرح ہو جاتی ہے۔ پس پاک ہے وہ جس کے قبضۂ قدرت میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اُسی کی طرف تم سب کو لَوٹا کرلے جایا جائے گا۔

اِس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی غیر محدود قدرت اور ہر چیز بلکہ کائنات کے ذرّہ ذرّہ پر اپنی حکومت کا ذکر کرنے کے بعد اِس کے ثبوت میں اِس امر کو پیش کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کے متعلق یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ ہو جائے تو اس کا حکم صادر ہوتے ہی وہ چیز اُسی طرح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ یہ تمام کائنات یعنی آسمان اور زمین اور ان میں موجود کُل اشیاء اور اس کائنات کا نہایت درجہ محکم و ابلغ نظام اُس کے کُن کہنے کے نتیجہ میں ہی معرضِ وجود میں آیا ہے۔ اِس امر کا ثبوت کہ خدائے واحد و یگانہ ہی اِس تمام کائنات، اِس میں پائی جانے والی تمام اشیاء، ماہمیں پوشیدہ طاقتوں اور اس میں کارفرما قوانینِ قدرت کا خالق و مالک اور متصرف بالارادہ ہے اور یہ سب کچھ اُس کے ایک کُن کے نتیجہ میں ہی نیست سے ہست میں آیا ہے، اِس بات سے بھی ملتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو روزمرہ زندگی میں کُنْ فَیَکُوْنُ کے نظارے اور اپنی قدرتوں کے جلوے دکھاتا رہتا ہے۔ چنانچہ مقربینِ الٰہی کے ذریعہ جو خوارق اور معجزات ظاہر ہوتے ہیں وہ اُس کے کُن کا ہی نتیجہ ہوتے ہیں۔ وہ کبھی ہواؤں کو، کبھی پانی کو، کبھی آگ کو، کبھی آسمانوں اور زمین کی مخفی طاقتوں کو ایک خاص امر یا نشان کے ظہور کا حکم دیتا ہے اور اُس کے اپنے پیدا کردہ یہ تمام عناصر اُس امر یا نشان کو منصّۂ شہود پر لانے میں تعمیلِ ارشاد کے طور پر فوراً منہمک ہو جاتے ہیں۔ یہ امر خارج از امکان ہے کہ وہ حکمِ الٰہی کی تعمیل نہ کریں۔ اُن کی طرف سے حکم عدولی یا خلاف ورزی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اس کی متعدد مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مخالفین کی طرف سے آگ میں ڈالے جانے اور اللہ تعالیٰ کے کونی حکم کے ماتحت اُن کے لئے آگ کے ٹھنڈا ہو جانے کا واقعہ بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے اِس کونی امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ ۝ (الانبیاء آیت ۷۰)

یعنی اے آگ تو ابراہیم کے لئے ٹھنڈی بھی ہو جا اور اس کے لئے سلامتی کا باعث بھی بن جا۔

چنانچہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ٹھنڈی ہوگئی اور نہ صرف یہ کہ اُنہیں کوئی گزند نہ پہنچا بلکہ وہ اُن کے لئے سلامتی کا ذریعہ ثابت ہوئے بغیر نہ رہی۔ اللہ تعالیٰ کے تمام ایسے اوامر جن کے ذریعہ خوارق اور معجزات کا ظہور عمل میں آتا ہے کونی اوامر کہلاتے ہیں۔

کونی اوامر کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے شرعی اوامر مقرر فرمائے ہیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کے بارہ میں اُس نے انسان کو اختیار دیا ہے کہ وہ چاہے تو اُن کی تعمیل کرکے عند اللہ اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرے اور چاہے تو ان کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو کر اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے کر خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ کا مصداق بنے۔ بظاہر دونوں قسم کے اوامر کا باہم تعلق نظر نہیں آتا اور یُوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ علیحدہ دائروں میں برسرِکار ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت ان کے درمیان تعلق قائم کرکے اپنے بندوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ شرعی قوانین پر کماحقّہٗ عمل پیرا ہو کر ایک خاص معراج کو پانے کی کوشش کریں۔ اور فرمایا ہے کہ اُس معراج کو پانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے کونی اوامر بروئے کار آکر اُنہیں غیر معمولی تائید و نصرت کا مورد بنانے کا موجب بنیں گے اور اُنہیں حقیقی فوز و فلاح سے ہمکنار کر دکھائیں گے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ شرعی اوامر، اللہ تعالیٰ کے کونی اوامر کو اسوقت ہی حرکت میں لانے کا موجب بنتے ہیں جب شرعی اوامر پر عملدرآمد اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ جاتا ہے۔

طبعًا سوال پیدا ہوتا ہے کہ شرعی اوامر پر کماحقّہٗ عمل کا نقطۂ عروج کیا ہے؟ سو وہ یہی ہے کہ انسان شرعی اوامر پر اِس تعہد اور شغف و انہماک سے عمل پیرا ہو کہ اُس کے لئے شرعی اوامر بھی اپنی جگہ ایک طرح سے کونی اوامر کی شکل اختیار کرلیں۔ یعنی جس طرح کونی اوامر کی خلاف ورزی اور حکم عدولی خارج از امکان ہوتی ہے اور اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا، اسی طرح انسان کے لئے شرعی اوامر سے رُوگردانی اور حکم عدولی ممکن ہی نہ رہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک لحاظ سے کونی اوامر اور شرعی اوامر کے باہمی فرق کو نیز ایک اَور لحاظ سے ان کے باہمی تعلق کو بڑے ہی عام فہم اور مسحور کُن انداز میں واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اوامر کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک امر شرعی ہوتا ہے جس کے برخلاف انسان کرسکتا ہے۔ دوسرے اوامر کونی ہوتے ہیں جس کا خلاف ہو ہی نہیں سکتا۔ جیساکہ فرمایا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ ۝ اِس میں کوئی خلاف ہو ہی نہیں سکتا چنانچہ آگ اِس حکم کے خلاف ہرگز نہ کرسکتی تھی۔

انسان کو جو حکم اللہ تعالیٰ نے شریعت کے رنگ میں دئے ہیں جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (نماز کو قائم رکھو) یا فرمایا وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ (صبر اور صلوٰۃ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے استعانت چاہو) ان پر انسان جب ایک عرصہ تک قائم رہتا ہے تو یہ احکام بھی شرعی رنگ سے نکل کر کونی رنگ اختیار کرلیتے ہیں اور پھر وہ ان احکام کی خلاف ورزی کر ہی نہیں سکتا۔" (الحکم ۱۰ر جولائی ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۸، ۲۹)

نیز حضور علیہ السلام نے اِس تعلق میں یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ جب انسان شرعی اوامر پر اِس تعہد کے ساتھ عمل پیرا ہوتا ہے کہ وہ اوامر شرعی رنگ سے نکل کر کونی رنگ اختیار کرلیتے ہیں یعنی ان کی خلاف ورزی انسان کے لئے ممکن ہی نہیں رہتی اور فطری تقاضا کے ماتحت وہ بلاچون و چرا دلی بشاشت کے ساتھ ان پر عمل کرتا چلا جاتا ہے تو پھر اُس کے حق میں بطور انعام اللہ تعالیٰ کے کونی اوامر نافذ ہو کر اسے چشمِ زدن میں فائز المرام کر دیتے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جب انسان دیر تک ان حکموں (یعنی شرعی اوامر) پر کاربند رہتا ہے تو اُس پر بھی وہ زمانہ آجاتا ہے کہ کہا جاتا ہے یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا یعنی تو جو مصیبتوں میں جل رہا تھا تو اب ٹھنڈا ہو جا"

(البدر جلد ۲ نمبر ۲۴ بحوالہ ملفوظات جلد ششم حاشیہ صفحہ ۲۹)

الغرض اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اُس کی معجزانہ تائید و نصرت اُس کے کونی اوامر کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے انعام کے رنگ میں اپنے کونی اوامر کو اُس وقت بروئے کار لاتا ہے، جب اُس کے بندے شرعی اوامر پر عملدرآمد کو اس نقطۂ عروج پر پہنچا دیتے ہیں کہ اُن کی خلاف ورزی یا ان سے رُوگردانی اُنکے لئے ممکن ہی نہیں رہتی۔ بصورت دیگر بھی اللہ تعالیٰ کے کونی اوامر بروئے کار تو آتے ہیں لیکن اس حالت میں وہ انعام کے رنگ میں نہیں بلکہ نافرمانی اور رُوگردانی کی وجہ سے سزادہی اور عذاب کے رنگ میں بروئے کار آتے ہیں۔

پس موجودہ حالات میں ہم اہلِ پاکستان کو شرعی اوامر پر عمل پیرا ہونے میں اس تعہد سے کام لینا چاہیئے اور اس میں ایسا شغف و انہماک دکھانا چاہیئے کہ ان کی خلاف ورزی اور ان سے رُوگردانی کا سوال ہی پیدا نہ ہوسکے تا اللہ تعالیٰ کے کونی اوامر براہِ راست بروئے کار آکر ہمیں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کا مورد بنانے اور ہمیں فتحمندی اور غلبہ سے ہمکنار کرنے کا موجب بنیں ۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواستِ دعا

برادرم صوبیدار عبدالمنان صاحب افسر حفاظت دو ماہ سے میو ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں بیماری تشویشناک شکل اختیار کر گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالرحمٰن دہلوی دارالصدر شمالی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی روح پرور خطاب

انصار کی یہ خواہش ہونی چاہیئے کہ خدام ترقی کریں لیکن وہ خود ان سے بھی زیادہ ترقی کریں

(مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد۔ ایم ۔ اے)

(۱)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۵ اخاء ۱۳۵۰ ہش (۱۵ اکتوبر ۱۹۷۱ء) کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے جو تقریر فرمائی تھی۔ اس کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ آیہ کریمہ پڑھی۔

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ" (البلد: ۵)

اور پھر فرمایا:۔

مقام اجتماع

یہ جگہ اجتماع انصار اللہ کے لئے تنگ ہو گئی ہے۔ اس لئے منتظمین نوٹ کر لیں کہ آئندہ سال ان شاء اللہ کسی اور جگہ اجتماع ہوگا۔

موازنہ اجتماع خدام الاحمدیہ و اجتماع انصار اللہ

تعداد کے لحاظ سے خدام الاحمدیہ آگے ہے اور مجالس کے لحاظ سے انصار اللہ آگے ہے۔ انصار کے اس اجتماع میں ۲۰۴ مجالس شامل ہوئی ہیں اور خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں ۸۰۴ مجالس شامل ہوئی تھیں۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں تین ہزار سے زائد اراکین تھے اور انصار اللہ کے اس اجتماع میں قریباً چوبیس پچیس سو انصار شامل ہوئے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں ان خدام کی نسبت جو انصار اللہ کے اجتماع میں شامل ہوتے ہیں انصار زیادہ شامل ہوتے تھے اور انصار اللہ کے اجتماع میں ان انصار کی نسبت جو خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں شامل ہوئے تھے خدام کم شامل ہوئے ہیں۔ پس خدام کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ شاید کسی کے کان میں نیکی کی کوئی ایسی بات پڑ جائے جس سے وہ فائدہ اٹھا سکے۔

اس وقت انصار اللہ کے اجتماع میں جو چہرے میرے سامنے ہیں انہیں دیکھ کر تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سب انصار اللہ کو دوائی الموسوم بہ "کمایل" (محافظِ احیاء باذن اللہ) کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ (جو میری نظر ظاہری طور پر دیکھ رہی ہے۔ واللہ اعلم میرا یہ قیاس درست ہے یا نہیں) اس کی رو سے چالیس اور پچپن کی درمیانی عمر کے انصار کم ہیں اور پچپن سے زائد عمر کے انصار زیادہ ہیں۔

اس کی ایک وجہ تو یہ ہے (اور یہ خوشی کی بات ہے، گھبرانے کی نہیں) کہ پیچھے سے جو نسل آرہی ہے ان کی تعداد زیادہ ہے کیونکہ ہماری رفتارِ ترقی پہلے سے زیادہ تیز ہو رہی ہے۔ ہمارے بچوں کی پیدائش کی رفتار بھی زیادہ تیز ہے۔ روزانہ کی ڈاک میں جو مجھ سے نام رکھوائے جاتے ہیں وہ بھی دس، پندرہ کے قریب ہوتے ہیں اور سارے دوست تو مجھ سے نام نہیں رکھواتے۔ اس واسطے ہم امید رکھتے ہیں کہ اس سے بہر حال انصار اللہ کی تعداد آئندہ پانچ سات سال میں بڑھ جائے گی۔ البتہ بیچ میں وقفہ آیا ہے۔ لیکن چونکہ یہ تیزی بہر حال قائم رہنی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم کے ساتھ۔ اس واسطے یہ فرق بڑھتا چلا جائے گا۔

مسابقت کی روح

ایک اور لحاظ سے نمایاں فرق پیدا ہو گیا ہے۔ ایک زمانہ وہ بھی تھا۔ آپ میں سے جو بڑی عمر کے دوست ہیں شاید انہیں یاد ہو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو کئی خطبے دینے پڑے تھے کہ جو عمر رسیدہ ہیں یعنی خدام کے ماں باپ انہیں خدام الاحمدیہ کو مالی امداد دینی چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت خدام الاحمدیہ کی مالی حالت بہت کمزور تھی۔ چنانچہ بڑے لمبے عرصہ تک تو میں نے خدام الاحمدیہ کا بجٹ ہی نہیں بنوایا تھا۔ غالباً ۱۹۵۲ء کی بات ہے مرزا منور احمد صاحب شہید (انہوں نے امریکہ میں میدان تبلیغ میں وفات پائی ہے) کو قائد مال یا جو بھی خدام الاحمدیہ میں اس وقت عہدہ کہلاتا تھا۔ اس پر مقرر کیا گیا تو دس پندرہ دن کے بعد وہ میرے پاس آگئے اور کہنے لگے کہ آپ نے مجھے اس عہدہ پر مقرر کر دیا ہے۔ اور بجٹ کوئی نہیں ہے۔ بجٹ تو ضرور ہونا چاہیئے۔ غرض انہوں نے بڑی لمبی چوڑی تقریر کی۔ ان سے رشتہ داری بھی تھی اور وہ میرے بے تکلف ساتھی بھی تھے۔ میں ان کی بات سنتا رہا جب وہ اپنی بات ختم کر چکے تو میں نے انہیں کہا کہ تم پچھلے آٹھ دس مہینے کی اصل آمد اور خرچ کا گوشوارہ بنا لاؤ پھر میں تمہاری بات کا جواب دوں گا۔ دوسرے دن وہ مغرب کے قریب پہنچے اور آکر کہنے لگے۔ مجھے سمجھ آگئی ہے۔ میں نے کہا کیا سمجھ آئی ہے۔ کہنے لگے میں نے جب گوشوارہ بنایا تو شکل یہ بنی کہ جس مہینے خدام الاحمدیہ کو خرچ کرنا پڑا چار سو روپیہ تو اس مہینے خدام الاحمدیہ کی کم و بیش (پانچ دس روپے کا فرق کوئی ایسی بات نہیں) چار سو روپے آمد ہو گئی اور اگلے مہینے بارہ سو روپیہ خرچ کرنا پڑا یعنی تین گنا زیادہ تو بارہ سو روپے آمد ہو گئی۔ پس جتنا خرچ ہونا ہے اتنا اللہ تعالیٰ دے دیتا ہے اس واسطے بجٹ بنانے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ میری گھبراہٹ دور ہو گئی۔

مگر جس طرح انہیں گھبراہٹ پیدا ہوتی تھی۔ مجھے بھی بسا اوقات کم مائیگی کا سوچ کر بڑی پریشانی اٹھانی پڑتی تھی۔ ہم لوگ یعنی اس زمانے کے نوجوان حضرت صاحب کی خدمت میں لکھتے تھے۔ چنانچہ اس کے متعلق حضرت صاحب نے کئی خطبات پڑھے ہیں۔ لیکن اس سال خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں جو بجٹ پیش کیا گیا ہے وہ اڑھائی لاکھ روپے کا ہے اور جو آپ کے سامنے بجٹ رکھا جائیگا وہ صرف ۷۲ ہزار روپے کا ہے۔ پس بڑا فرق پیدا ہو گیا ہے اور اس کی یہی وجہ ہے کہ پیچھے سے جو پود آرہی ہے وہ تعداد کے لحاظ سے بھی زیادہ ہے اور مالی وسعت کے لحاظ سے بھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے تعداد میں برکت ڈالی اور مال میں برکت ڈالی اور خدام آگے نکل گئے۔ میرا خیال ہے کہ ۴۲ء میں ایسے احمدی نوجوان جو خدام الاحمدیہ کے رکن تھے اور جن کو ہزار دو ہزار روپے تنخواہ ملتی تھی وہ گنتی کے دو ایک ہوں گے۔ اب میرا خیال ہے کہ اگر ہزاروں نہیں تو سینکڑوں ایسے نوجوان ہیں جن کی تنخواہ اس وقت ہزار دو ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مال میں بھی برکت ڈالی جو ہمارے لئے ایک نشان ہے اور ایک تازیانہ بھی ہے آپ کے لئے اور میرے لئے بھی جو عمر میں بڑے ہو گئے ہیں کہ ہم کیوں پیچھے رہیں۔ جن کو ہم بچے کہتے ہیں ان کو ہم آگے کیسے نکلنے دیں گے۔ کوشش تو یہی ہونی چاہیئے۔ خواہش بھی یہی ہونی چاہیئے۔ ویسے نوجوان فی الدنیا آگے نکلیں تو ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے اور ان کو نکلنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل ہے اور ہم پر بھی) لیکن جب ہمارا (یعنی چالیس سال سے بڑی عمر والوں کا) ان کے ساتھ مقابلہ ہو تو پھر ہماری خواہش یہی ہونی چاہیئے کہ نوجوان بھی ترقی کریں لیکن ہم ان سے زیادہ ترقی کر جائیں۔ ہماری یہ خواہش نہیں ہونی چاہیئے کہ ان کے اندر کمزوری پیدا ہو جائے۔ بلکہ ہمارے دل میں یہ خواہش پیدا ہونی چاہیئے کہ وہ جتنی اور زیادہ ترقی کر سکتے ہیں کریں۔ خدا تعالیٰ ان کو اور بھی زیادہ ترقی دے۔ ہمیں ان سے بھی زیادہ ترقی دے بہر حال جب آپ اپنے بجٹ پر غور کریں گے تو اس چیز پر بھی آپ غور کریں اور کوئی ایسی صورت نکالیں کہ آپ ان سے پیچھے نہ رہیں۔

آج میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان نہیں کروں گا اس واسطے کہ ابھی وقت نہیں آیا۔ رمضان کی وجہ سے یہ اجتماع پہلے ہو گئے ہیں۔ ان شاء اللہ اس مہینے کا جو آخری خطبہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور زندگی رکھی تو میں اس وقت تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کروں گا۔

(باقی)

خواہشمند جماعتیں توجہ کریں

ایک معلم جو ناظرہ قرآن مجید پڑھانے کا اچھا ملکہ رکھتے ہیں اس وقت ہمارے پاس موجود ہیں۔ اگر کسی جماعت کو ان کی خدمت کی ضرورت ہو تو جماعت کے امیر یا صدر صاحب جلد مطلع فرمائیں نیز یہ بھی لکھیں کہ وہ ان کے گزارہ کے لئے کیا انتظام کر سکتے ہیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ
(تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے پیارے ابا جی

(محترمہ عفت حامی صاحبہ بنت محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم)

میرے خدا کا مجھ پر لاکھ لاکھ احسان ہے جس نے میرے والد محترم کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لیا۔ وفات کے بعد اُن کے پُرسکون اور مسکراہٹ لئے ہوئے چہرے کو دیکھ کر مجھے ایک دم یہ احساس ہوا کہ وہ زندہ ہیں اور ابھی کوئی مصرعہ یا شعر گنگنانے لگیں گے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میری عمر قریباً آٹھ سال تھی جب ہماری والدہ مرحومہ فوت ہوئیں۔ ہم تین بہنیں اور ایک بھائی ان کی نگرانی میں رہے۔ بھائی مجھ سے بڑا تھا اور دونوں بہنیں مجھ سے چھوٹی تھیں۔ روزنامہ الفضل کے ربوہ منتقل ہونے تک ہم لاہور میں اکٹھے رہے۔ اس کے بعد میرے بھائی کی بیماری، بہنوں کی پڑھائی اور میری اپنی ملازمت کے سلسلے میں ہم ایک گھر میں تو نہ رہ سکے مگر ہمارے ذہن ایک طرح سوچتے اور دل ایک طرح دھڑکتے رہے۔ شاید سب والدین اور اولاد کے باہمی احساسات اسی نہج کے ہوتے ہوں گے مگر ہمیشہ ہی مجھے یہی محسوس کرتی ہوں کہ ہمارے باپ جیسا کوئی باپ نہیں ہو سکتا۔

آٹھ سال کی عمر میں مجھے والد صاحب نے گھر کا منتظم بنا دیا۔ آپ نے لاشعوری اور غیر محسوس طریقے سے میری تربیت اس طرح کی کہ میں اس پر فخر کرتی ہوں۔ سچائی حق بات کہنے، دیانتداری اور نفس کی قربانی کا سبق انہوں نے مجھے خاص طور پر سکھایا۔ اُس سبق نے قدم قدم پہ مجھے سہارا دیا مجھے اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق دی اور دل کو اطمینان اور سکون کا خزانہ دیا۔

اللہ تعالیٰ میرے والد محترم پر اپنی لازوال نعمتوں کی بارش برساتا رہے آمین ثم آمین۔

تقریباً سب احمدی بزرگ، بھائی بہنیں اور بچے اُن کے نام سے واقف ہیں ان کی طویل ادبی زندگی کے بارے میں کچھ نہ کچھ جانتے ہیں مگر میں اُن کے بارے میں یہ بھی جانتی ہوں کہ وہ صرف ہمارے پیارے والد نہ تھے بلکہ ہمارے دوست بھی تھے حالات اور حادثات نے ہمیں اس طرح ایک دوسرے کا جزو لاینفک بنا دیا تھا کہ ہماری سوچ بھی ایک جیسی ہو چکی تھی۔ اکثر ایسا ہوتا کہ میں کوئی بات خط میں لکھنے کے لئے قلم ڈھونڈھ رہی ہوتی کہ اُن کا خط آ جاتا جس میں میرے اُس استفسار کا جواب بھی ہوتا جو ابھی میں نے تحریر بھی نہ کیا ہوتا۔ بار بار ایسا ہوتا اور میں ہر بار حیران ہوتی اور اُن کے ساتھ میری محبت ایک ایسا رنگ اختیار کر گئی جس کو واقعۃً نہیں مگر شاعرانہ طور پر پرستش کا نام دیا جا سکتا ہے مجھ سے وہ کبھی ناراض نہ ہوتے

محدود آمدنی، تین بیٹیاں اور ذہنی مریض بیٹا، تمام اعزاء اقربا غیر احمدی، کوئی یار و مددگار دور تک نہیں۔ یہ تھی میرے والد کی کل کائنات اور یہ تھا اثاثہ جس کے ذریعہ انہوں نے ہنستے، مسکراتے شعر کہتے، مضمون لکھتے زندگی گزاری اور ہمارے لئے ہمت و قربانی حوصلہ اور صبر کی ایک ایسی مثال ورثہ میں چھوڑی جو ہمیں انشاء اللہ تعالیٰ زندگی کی تلخیوں کے درمیان جدوجہد کرنے میں کام دیگی

ابا جی کی سب سے پہلی شادی ایک غیر احمدی خاندان میں ہوئی تھی جو اپنی نیکی دین کی محبت اور قربانیوں کے لئے ایک ممتاز درجہ رکھتا ہے۔ ہم بہنوں کی مذہبی تربیت کے لئے ہمیں باصرار فرمایا کرتے کہ ہم بکثرت اُن کے ہاں جایا کریں۔ محترمہ خالہ سکینہ صاحبہ مرحومہ (اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے) کی تبلیغ اور اُن کی ذاتی زندگی کی پاکیزگی اور قربانی نے بھی ابا جی کو احمدی، اور پھر پکا احمدی بننے میں نمایاں حصہ لیا تھا۔ آپ ہمیں بار بار اُن کے پاس لے کر جاتے اور تاکید کرتے خالہ جی سے کچھ سیکھو۔ اُن کا خیال تھا کہ گھر میں کسی نگران عورت کے نہ ہونے کی وجہ سے شاید وہ خود ہماری تربیت ایسی نہ کر سکیں جیسی ہونی چاہیئے۔

میری نانی صاحبہ اور دوسری قسم بھی خواتین ابا جی کو بار بار مشورہ دیتیں بلکہ مجبور کرتیں کہ آپ اور شادی کر لیں، اپنی خاطر نہ سہی گھر کی خاطر، بچوں کی خاطر، مگر ہمیشہ آپ یہ جواب دیتے کہ میرے بچوں کو تکلیف ہوگی اسلئے میں نہیں کروں گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب آپ کی تنخواہ میں اضافہ فرمایا اور اُس سال جب آپ کو پیشگی گندم کا قرضہ ملا تو وہ چھ صد روپے کی رقم تھی۔ آپ فوراً لاہور آئے اور مجھے پاس بٹھا کر کہنے لگے کہ کچھ لوگ مجھے تحریک کرتے ہیں کہ میں شادی کر لوں میں نے انہیں ہر بار یہ جواب دیا ہے کہ میری تین جوان بیٹیاں بے ماں کی بچیاں جن کو میں نے خونِ جگر پلا کر پالا ہے ابھی غیر شادی شدہ ہیں اور میرا اکلوتا بیٹا جو ذہنی مریض ہے وہ مینٹل ہسپتال میں ہے میں اپنے ذاتی آرام کے لئے یہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ مگر یہ رقم پاتے ہی مجھے خیال آیا کہ چلو لوگوں کی بات مان لوں مگر دوسرے لمحے ہی ایک اور خیال آ گیا۔ یہ کہکر مجھے ساتھ لیکر سنار کی دکان پر گئے اور ستر روپے اپنے پاس سے شامل کر کے سونے کی چھ چوڑیاں دکان پر ہی میرے ہاتھ پر ڈال دیں۔ اپنی چھبیس سال کی عمر میں یہ پہلا زیور تھا جو میرے والد نے مجھے اپنے ہاتھ سے پہنایا اور اس کے بعد خدا نے مجھے اتنی توفیق دی کہ میں ہیرے جواہرات بھی خرید کر پہن سکتی تھی مگر ان چوڑیوں کے سامنے تو سب کی چمک ماند پڑ گئی۔

۱۹۶۲ء میں میں انگلینڈ میں تھی کہ مجھے خبر ملی کہ میری چھوٹی بہن عظمت روزانہ مینٹل ہسپتال جاتی ہے اور میرے بھائی کا حال پوچھ کر یا اُس سے مل کر یا اسے کوئی اچھی چیز کھلا کر واپس ہوسٹل چلی جاتی ہے مجھے اس خبر سے بہت تکلیف ہوئی اور ڈر پیدا ہوا کہ اس کا یہ رجحان صحت مند نہیں ہے میں نے ابا جی کو خط لکھا کہ آپ عظمت کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے کے لئے کوئی تدبیر کریں اس کو ملیں اسے منع کریں کہ وہ ہسپتال نہ جائے۔ مجھے انہوں نے جو جواب دیا وہ یہ تھا کہ عظمت کو بالکل منع نہ کرو وہ خوش نصیب ہے کہ اسے توفیق ملی ہے کہ وہ نصر الرحمان کے پاس جا سکتی ہے اُسے مل سکتی ہے میری طرف دیکھو میں اپنی بدنصیبی اور بے بسی پر خود ہی مرثیہ گو ہوں۔ مجھ میں اتنی سکت بھی نہیں ہے کہ اس سڑک پر بھی جا سکوں جہاں سے گذر کر اسے ہسپتال داخل کرایا گیا ہے۔

والد محترم میری آنکھ میں کبھی آنسو نہ دیکھ سکتے تھے۔ میری شادی کے بعد میری ذمہ داریاں اور نوعیت کی ہو گئیں۔ میری چھوٹی بہن کی تعلیم کی ذمہ داری نصر الرحمٰن کی بیماری خود ذاتی چھوٹی موٹی تکالیف اور پریشانیاں کبھی کبھی مل ملا کر مجھے وقتی طور پر پریشان کر دیتیں میں ابا جی سے ذکر کرتی، کبھی رو پڑتی کبھی جھنجھلا جاتی تو فوراً کھڑے ہو جاتے میرا ماتھا چوم کر کہتے عفت میں تو تمہارے صبر و حوصلہ پر زندہ ہوں۔

ہم نے عسرت کی زندگی اکٹھے بسر کی۔ ہمارے بھائی نصر الرحمٰن کی دردناک بیماری نے ہماری رہی سہی ہمت بھی ختم کر دی۔ ابا جی کی مجلسی زندگی بالکل ختم ہو گئی۔ مگر ان کی تخلیقی قوتوں میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ سادہ چائے کا ایک کپ پی کر اور دیر تک لکھنے بیٹھ جاتے اور جو کچھ لکھتے اس سے سب واقف ہیں۔

میں نے ۱۹۵۶ء میں ملازمت شروع کی اور اپنے ہوش میں پہلی مرتبہ دیسی گھی خریدنے کی توفیق ملی۔ مگر عجیب بات تھی کہ میں اسے استعمال نہ کر سکتی تھی کیونکہ ابا جی تو ربوہ میں تھے۔ خیال آتا کیا ہم ان کے بغیر دیسی گھی میں پکا ہوا کھانا کھا لیں۔ میری چھوٹی بہن عزت جو آجکل لندن میں ہے ہم سب سے بہادر تھی اور گھی کا ڈبہ لے کر ہی ربوہ روانہ ہو گئی۔ ابا جی کہتے تھے کہ میں اسے ربوہ میں دیکھ کر اس قدر حیران ہوا اور پھر اس قدر خوش ہوا کہ بیان نہیں کر سکتا عزت کی شادی لاہور میں ہوئی اُس وقت ابا جی موجودہ شادی کر چکے تھے۔ مگر اپنے بچوں سے ان کی محبت اور شدت اختیار کر چکی تھی۔ میری ہمشیرہ عزت کی شادی پر اسے رخصت کرنے کے بعد دیر تک روتے کہ ہماری والدہ بھی زندہ ہوتیں تو زمانہ رو دیتیں بلکہ خدا کا شکر ادا کرتیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ذمہ داری سے فارغ کیا۔

اسی سال دسمبر میں میری شادی پر پھر لاہور آئے۔ مجھے الگ بٹھا کر کہنے لگے دیکھو میری ایک نصیحت ہے اب تم اپنے گھر جا رہی ہو۔ پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا۔ میرا بالکل فکر نہ کرنا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے آپ کا فکر نہیں کرونگی مگر عظمت اور نصر بھائی کی وجہ سے میں کیسے صرف آگے ہی دیکھ سکتی ہوں حامی صاحب سے اُن کے مراسم میری شادی سے پہلے سے تھے۔ مگر میری شادی کے بعد انہوں نے دل و جان سے حامی صاحب سے محبت کی۔ ہمارے لئے دعائیں کیں اور رات کی رانی کی خوشبو کی طرح ہمیں فرحت پہنچاتے رہے۔

حامی صاحب نے خیر اندیشی اور غیر شعوری طور پر ابا جی سے اُسی طرح کے جذبات استوار کر لئے جو میرے ابا جی کے لئے تھے۔ ربوہ خود میں جب ہمارے پاس آتے تو ایک ہی مشغلہ تھا، پھولوں کو دیکھنا۔ سونگھنا اور ان کے بیج اکٹھے کرنا۔ ربوہ لا کر صحن میں بوتے نہ اُگتے تو پھر مزید پھولوں کی تیاری شروع کرتے باوجود ناکامی کے کامیابی نہ ہوئی پر ہمت نہ چھوڑی مسلسل باغبانی کا مشغلہ جاری رکھا۔

چھ ماہ پہلے ہم ربوہ میں مکان بنانے کے لئے موزوں زمین تلاش کر رہے تھے ابا جی سے بھی ذکر کیا فوراً کہا تم مکان بناؤ پھر میں اس میں رہوں گا اور بڑے اچھے اچھے پھولوں کے پودے لگاؤں گا۔

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۰۶۰۶

میں نعمت اللہ جاوید ولد غلام احمد صاحب نمبردار قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی ساکن چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۱/۱۲/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے دو راس بھینس مالیتی ایک ہزار (-/۱۰۰۰) روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: نعمت اللہ جاوید متعلم خود چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد: محمد عقیل موصی نمبر ۲۵۷۴ متعلم وقف جدید۔

گواہ شد: محمود احمد صدر جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی۔ ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۰۶۰۷

میں غلام احمد خادم ولد چوہدری نذیر احمد صاحب قوم چٹھہ پیشہ تعلیم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۱/۱/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۵ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: غلام احمد خادم درجہ سادسہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد: منیر احمد بسمل ولد چوہدری احمد دین صاحب چٹھہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد: سید محمود احمد ناصر دار الصدر شرقی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۶۰۵

میں منیر احمد بسمل ولد احمد دین صاحب قوم چٹھہ پیشہ تعلیم عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۱/۱/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۵ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد: منیر احمد بسمل جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد: سید محمود احمد ناصر ربوہ

گواہ شد: ملک سیف الرحمٰن ربوہ

مسل نمبر ۲۰۶۰۸

میں ناصر احمد شمس ولد محمد سعید صاحب قوم راجپوت پیشہ واقف زندگی عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۱/۱۲/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۳۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ناصر احمد شمس معرفت حدیقۃ المبشرین دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ

گواہ شد: ملک سیف الرحمٰن ربوہ

گواہ شد: سید محمود احمد ناصر دار الصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۶۰۹

میں عبد الوحید خالد ولد مولوی عبد المجید صاحب قوم قریشی احمدی پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عبد الوحید خالد ۱۸۶۱۔ پیر کالونی مارٹن روڈ۔ کراچی نمبر ۵

گواہ شد: عبد المجید وصیت ۲۶۶۷۔ ۱۸۶۱۔ پیر کالونی۔ مارٹن روڈ کراچی

گواہ شد: عبد اللطیف وصیت نمبر ۱۶۱۹۷ ۱۸۶۱۔ پیر کالونی مارٹن روڈ کراچی نمبر ۵

مسل نمبر ۲۰۶۱۰

میں عبد الجمیل ولد مولوی عبد المجید صاحب قوم قریشی احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: عبد الجمیل ۱۸۶۱۔ پیر کالونی مارٹن روڈ۔ کراچی

گواہ شد: عبد المجید وصیت ۲۶۶۷ ۱۸۶۱۔ پیر کالونی۔ مارٹن روڈ کراچی ۵

گواہ شد: عبد اللطیف موصی نمبر ۱۶۱۹۷ ۱۸۶۱۔ پیر کالونی۔ مارٹن روڈ۔ کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۶۱۱

میں عبد الباسط ولد مولوی عبد المجید صاحب قوم قریشی احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۵۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد: عبد الباسط

۱۸۶۱ پیر کالونی مارٹن روڈ کراچی ۵

گواہ شد: عبد المجید وصیت نمبر ۲۶۶۷ ۱۸۶۱ پیر کالونی۔ مارٹن روڈ کراچی ۵

گواہ شد: عبد اللطیف موصی نمبر ۱۶۱۹۷ ۱۸۶۱۔ پیر کالونی۔ مارٹن روڈ کراچی ۵

مسل نمبر ۲۰۶۱۲

میں محمد داؤد ولد چوہدری محمد اسحٰق صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۱/۱۲/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۲۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: محمد داؤد۔ معرفت عابد جنرل اینڈ پرنٹرز سٹور ۱۲۵/۵ دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸

گواہ شد: محمد سعید احمد قریشی ولد سعید احمد قریشی ۱۲۶/۱/۵ فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸

گواہ شد: کوثر باجوہ ولد ایم سراج الدین ۱۲۴/۵/۷ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی ۳۸

(باقی)

درخواست دعا

گزشتہ دنوں میری ایک ہمشیرہ کی بچی جو دسویں جماعت میں پڑھتی تھی اچانک وفات پا گئی اسی دن دوسری ہمشیرہ جو انگلستان سے اپنے اکلوتے بچے کے ساتھ پاکستان آئی تھی اس کا بچہ چند دن کی بیماری کے بعد وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ پے در پے صدمات نہایت جانکاہ ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے والدین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

(عبد الاکبر خان ... ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کسی صورت میں بھی درست نہیں سمجھی جاسکتی

مخلوط تعلیم کے بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک اہم ہدایت

لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کے بارہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں کثرتِ رائے کے حق میں فیصلہ دیتا ہوں کہ مخلوط تعلیم کسی صورت میں بھی درست نہیں سمجھی جاسکتی۔ نظارت تعلیم و تربیت کو اس کے انسداد کے متعلق جماعت میں ایک عام اعلان کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہر شخص کو علم ہو جائے کہ مرکز اس بارہ میں کیا رائے رکھتا ہے۔ اس کے بعد جو لوگ اس جرم کے مرتکب ہوں۔ ان سے جواب طلبی کی جائے۔ انہیں اصلاح کی طرف توجہ دلائی جائے اور اس تنبیہ کے باوجود ان کی اصلاح نہ ہو۔ تو انہیں سزا دی جائے۔ جس کی حد اخراج از جماعت تک ہو سکتی ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء)

لہٰذا نظارت تعلیم اس فیصلہ سے احباب جماعت کو آگاہ کرتے ہوئے امید رکھتی ہے کہ احباب اس پر پوری طرح سے گامزن ہونے کی کوشش فرمائیں گے

اسی طرح صدر صاحبان و امراء جماعت ہائے احمدیہ سے بھی امید کی جاتی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں نگرانی فرمائیں گے کہ کوئی احمدی بچی مخلوط تعلیم والے ادارہ میں تعلیم حاصل نہ کرے۔ خلاف ورزی کی صورت میں نظارت تعلیم کو رپورٹ بھجوانا تمام صدر صاحبان و امراء کا فرض ہے بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس صورت میں مرکز کو اطلاع دے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے اور حقیقی علم کے زیور سے مزین کرے۔ مفید اور اعلیٰ علم کون ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

علم آں بود کہ نور فراست رفیق اوست
ایں علم تیرہ را بپشیزے نمی خرم

(ناظر تعلیم)

بقیہ صفحہ ۴

اپنے بارے میں وہ ہمیشہ دعا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے چلتے پھرتے اپنے پاس لے جائے۔ سو خدا تعالیٰ نے یہ دعا ان کی قبول کرلی۔ نہایت مختصر علالت کے بعد نہایت اطمینان کے ساتھ اپنی روح اپنے مولا کے سپرد کردی۔ زندگی کا جہاد وہ تن تنہا کرتے رہے جس کسی نے بھی اُن کے لئے کچھ کیا اس نے اپنی تسکین اور خوشی کی خاطر کیا۔ ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۱ء کو میرا منی آرڈر وصول کرنے کی رسید پر انہوں نے "شکریہ" کا لفظ لکھا ہوا تھا۔ میں نے حامی صاحب سے پریشان ہو کر پوچھا کہ اس دفعہ ایسا کیوں لکھا ہے! کہیں بیمار نہ ہوں

اس کے بعد ۲۷ر جنوری کو منی آرڈر کی رسید پر پھر دستخط میں نے خاص طور پر دیکھے مگر صرف "روشن دین تنویر" ہی لکھا تھا دستخط دیکھ کر مجھے تسلی ہو گئی کہ میرا باپ زندہ ہے اور اس رسید کو اس کے ہاتھ لگے ہوئے ہیں۔ عجیب اتفاق ہے کہ اس سے پہلے کی رسیدیں میں ضائع کر دیتی تھی مگر ان دونوں کو میں نے سنبھال لیا۔ شاید یہ آخری تحریر میرے پاس رہنی تھی کیونکہ ۲۴ر جنوری کو انہیں ہسپتال داخل کروا دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے جنہوں نے میرے والد کے لئے اچھا سوچا اچھا سلوک کیا اور پھولوں کی طرح اٹھا کر ان کی آخری آرام گاہ تک پہنچایا۔ ہم سب کے لئے ان کی دعائیں کافی ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور سب بزرگان احمدیت سے میری درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ میرا بھائی نصر الرحمٰن، میرے باپ کا اکلوتا بیٹا جو عرصہ پندرہ سال سے مینٹل ہسپتال میں ہے اللہ اس پر اپنا فضل کرے۔ اللہ تعالیٰ کی جو رضا ہے ہم اس پر راضی ہیں مگر تقاضائے بشریت سے دل بہت مضطرب ہے۔

عفت حامی

(اہلیہ ایم اے حامی صاحب۔ فون پاکستان لمیٹڈ۔ بھلوال ضلع سرگودھا)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۶ر فروری۔ تیل اور گیس کے سلسلے میں ایک سہ روزہ کانفرنس کل سے یہاں شروع ہو رہی ہے جس کی صدارت قدرتی وسائل کے مرکزی وزیر غلام مصطفیٰ جتوئی کریں گے۔

پشاور ۶ر فروری۔ حکومت سرحد نے تنخواہوں میں اضافہ کے لئے اپنی سفارشات مرتب کرلی ہیں انہیں جلد ہی مرکزی حکومت کو بھیج دیا جائے گا۔

اسلام آباد ۶ر فروری۔ مرکزی منصوبہ بندی کمیشن نے وزارت خارجہ سے کہا ہے کہ وہ اپنے سفارت خانوں کی مدد سے ایسے اعلیٰ تعلیم یافتہ پاکستانیوں کی فہرست مہیا کرے جو پاکستان میں آکر قومی خدمت پر آمادہ ہوں۔

ڈھاکہ ۶ر فروری۔ ڈھاکہ کی نواحی بستی میرپور سے بہاری مسلمانوں کو نکالنے کا کام اب بھی جاری ہے اس علاقہ کی چاروں طرف سے ناکہ بندی کر دی گئی ہے تاکہ کھانے پینے کی کوئی چیز وہاں جانے نہ پائے متواتر کرفیو نافذ ہے۔ کسی اخباری نمائندے کو وہاں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ ایک سرکاری ترجمان نے صرف اتنا بتایا کہ گھر گھر تلاشی لی جا رہی ہے اور لوگوں کے انخلاء میں کافی عرصہ لگے گا۔

وقفہ وقفہ سے برابر دھماکوں کی آوازیں آرہی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بہاری مسلمانوں کو شدید ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

لاہور ۶ر فروری۔ مغربی پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کی صدر بیگم وقار النساء نون نے بتایا ہے کہ سوسائٹی کو مشرقی پاکستان میں مقیم ۱۳ ہزار ایسے سرکاری ملازمین کی فہرست موصول ہوئی ہے جو مغربی پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں یہ فہرست جلد ہی شائع کرنے کے لئے اخبارات کو دے دی جائے گی۔

تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم اور سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ

۷۱-۱۹۷۰ء کی سالانہ رپورٹ چھپ گئی ہے۔ لجنات آرڈر بھجوائیں اور بتائیں کہ انہیں وی پی کر دی جائے یا بک پوسٹ کر دیں۔ قیمت ۱/۵۰ روپیہ ڈیڑھ روپیہ فی کاپی ہے۔ جن لجنات کو دفتر نے بھجوا دی ہے وہ اس کی قیمت چندہ کے ساتھ بھجوا دیں۔

اسی طرح تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم جو ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۸ء کے حالات پر مشتمل ہے شائع ہو گئی ہے۔ قیمت فی جلد بارہ روپے ہے لیکن جو بہنیں پہلی اور دوسری جلد اکٹھی خریدیں گی ان کو دونوں کتابیں ۲۵ روپے میں دی جائیں گی۔

(صدر لجنہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار ماہ جنوری کے آخری عشرہ میں درد گردہ سے شدید بیمار رہا ہے اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحت بہتر ہے ٹانگ میں ابھی تک کمزوری چل رہی ہے اور چل پھر نہیں سکتا۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں میں سب احباب کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ وہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔

گزشتہ جنگ کے افسوسناک اثرات کے نتیجہ میں ہمارا کاروبار بالکل بند ہو گیا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نئی راہیں کھول دے اور فراخی رزق کے سامان فراہم فرما دے آمین

(مسعود احمد خورشید عفی عنہ از کراچی)

فوج بھرتی

مورخہ ۱۰ر فروری بروز جمعرات بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی: قد ۵ فٹ ۶ انچ وزن ۱۱۳ پونڈ۔ چھاتی ۳۲ - ۳۰

تعلیم: پانچ جماعت۔ عمر ۱۷ سال سے ۲۰ سال تک (نظارت امور عامہ)